



۲۱ نزدیک الاول ۱۴۳۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدت

ملفوظات امیر اہل نعمت (قطع: 247)

اچانک موت، نعمت یا عبرت؟

- 3 کیا نکاح اور ولیمہ ایک ساتھ ہو سکتا ہے؟
- 5 بر قعے کامنہ اوقیانوس کیسا؟
- 18 شادی کے پچھے ہوئے کھانے کا کیا کیا جائے؟
- 21 مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں کٹا جاتا



ملفوظات:

شیخ طریقت امیر اہل نعمت بیانی و موت اسلامی و عبرت عالمیہ جواہر زادہ

محمد الیاس عطّار قادری رضوی پیشکش: مجلس المدینۃ للعلمیۃ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْبُرُّسَلَدِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

اچانک موت، نعمت یا عبرت؟^(۱)

شیطان لا کھ سُتی دلائے یہ رسالہ (۲۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

ڈرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے بشارت دی: جو آپ پر ڈرود پاک پڑھتا ہے

اللّٰہ پاک اس پر رحمت بھیجتا ہے، اور جو آپ پر سلام پڑھتا ہے اللّٰہ پاک اس پر سلامتی بھیجتا ہے۔^(۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اچانک موت، نعمت یا عبرت؟

سوال: اچانک موت نعمت ہے یا عبرت؟ (عامر-Facebook کے ذریعے سوال)

جواب: اگر کسی کو توبہ کی توفیق نہ ملی اور غفلت کی موت ہو گئی تو یہ عبرت ہے۔ البتہ جس کی اچانک موت ہو جائے اس کے حق میں یہ اس طور پر نعمت بھی بن سکتی ہے کہ اسے نزع کی تکلیف نہیں ملی اور آسانی سے مر گیا، جیسے بعض لوگ ایسے شخص کو نصیب دار بولتے ہیں جو ہارت فیل ہو کر مر اہو کہ ”یا رہ النصیب والا ہے، کسی کا محتاج نہیں ہوا۔“ حالانکہ یہ واقعی اس کے حق میں نعمت تھی یا نہیں تھی، اس کا فیصلہ ہم نہیں کر سکتے۔ بعض اوقات جب کسی کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں تو بیماریوں کے ذریعے اس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں،^(۳) جو گناہ فیک جاتے ہیں وہ نزع کی سختیوں کی وجہ سے ختم کر دیئے

۱ یہ رسالہ ۲۱ ربیعہ الاول ۶۷ھ برابر 7 نومبر 2020 کو ہونے والے تمنی مذاکرے کا تحریری گذستہ ہے، جسے الہیۃ العلییۃ کے شعبہ ”لفظات امیر اہل عزت“ نے مُرثیب کیا ہے۔ (شعبہ لفظات امیر اہل عزت)

۲ مسند امام احمد، عبد الرحمن بن عوف زہری، ۱/۴۰۷، حدیث: ۱۲۲۲۔

۳ مستدرک، کتاب الجنائز، باب قصہ اعرابی لم تاخذ الحمى والصداع قط، ۱/۲۶۸، حدیث: ۱۳۲۳۔

جاتے ہیں،^(۱) یوں بندہ گناہوں سے پاک ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچتا ہے۔ جبکہ کسی کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی عیش و عشرت، مال اور اولاد کے سلکھ کی صورت میں دیا جا رہا ہوتا ہے، نیز ایسے شخص پر لوگ بھی رشک کر رہے ہوتے ہیں کہ ”یار یہ بندہ میں میں ہاتھ ڈالتا ہے تو سونا ہو جاتی ہے۔“ ایسے شخص کی اگر ایسی نیکیاں باقی ہوں جن کا بدلہ اسے دنیا میں ہی دینا ہے تو اب اس کی موت آسان کر دی جاتی ہے اور وہ آچانک موت کا شکار ہو کر نزع کی سختیوں سے یا تو مکمل یا کسی حد تک نجح جاتا ہے، یوں وہ نیکیوں سے خالی ہو کر دنیا سے جاتا ہے اور آخرت میں اس کی پکڑ ہوتی ہے۔^(۲) یہ میں نے احادیث مبارکہ کا خلاصہ آپ کو عرض کیا ہے۔ ہم کسی کے متعلق کچھ طے نہیں کر سکتے۔ اگر مر نے والا مسلمان ہے تو ہمارا کام حسن ظن رکھنا ہے اور دعائے مغفرت کرنا ہے۔ اپنی قیاس آرائی نہیں کرنی کہ اس کا خاتمہ براہو گیا یا اچھا ہو گیا۔ بل اپنی آخرت کی فکر کریں۔ اگر یہاں بھی ”یا شیخ اپنی اپنی دیکھ“ نہیں کرو گے تو کہاں کرو گے!! ہمیں بالکل کوئی جرأت نہیں کرنی چاہیے۔ بندہ ہر وقت ڈرتا رہے کہ کہیں میرا برا خاتمہ نہ ہو جائے۔ ہم اللہ پاک سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْبَعَافَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ (یعنی اے اللہ! میں تجوہ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔

نماز میں ناک صاف کرنا کیسا؟

سوال: نماز پڑھتے ہوئے خوفِ خدا سے رونا آتا ہے اور ساتھ ہی ناک بھی بھتی ہے جس کی وجہ سے ناک صاف کرنی پڑتی ہے۔ اگر ناک صاف نہ کریں تو خشوع و خضوع میں فرق پڑتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ”نماز میں جب تک ناک صاف نہ کرے اور نہ کھنکارے تو رحمت کے فرشتے پاس رہتے ہیں۔“ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ (SMS کے ذریعے عوایل)

جواب: نماز میں کھنکارے اور ناک سنکنے سے منع کیا گیا ہے،^(۳) لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح بعض لوگ عادتاً خواہ کھنکارتے رہتے ہیں وہ منع ہے۔ نماز میں بلا ضرورت کھنکار (یعنی بلغم) نکالنا مکروہ تحریکی ہے۔^(۴)

① شعب الایمان، السبعون، باب فی الصیر علی المصائب، ۷/۲۵۵، حدیث: ۰۲۱۶ اماماً ماخوذًا۔

② شعب الایمان، السبعون، باب فی الصیر علی المصائب، ۷/۲۵۵، حدیث: ۰۲۱۶ اماماً ماخوذًا۔

③ در مختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیها، ۵۱۱/۲ ماخوذًا۔

④ در مختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیها، ۵۱۱/۲۔



پڑے اور نکل جائے تو عملِ قلیل کے ساتھ اپنے دامن یا کپڑے میں لے لیں، اسی طرح ناک سے جو نکلے اسے بھی زمین پر گرنے نہ دیں، بلکہ اسے بھی اپنے دامن یا کپڑے میں لے لیں۔ البتہ ایک رُکن میں تین مرتبہ سے کم ہاتھ اٹھا کر صاف کرنے کی اجازت ہو گئی،^(۱) جیسے قیام میں دو کی اجازت ہوتی، اسی طرح رکوع میں گیا تو دو کی اجازت ہو گئی، یوں اپنی ناک پونچھ سکتا ہے۔

کیا نکاح اور ولیمہ ایک ساتھ ہو سکتا ہے؟

سوال: کہتے ہیں: ”نکاح اور ولیمہ ایک ہی دن ہو سکتا ہے۔“ تو اگر کوئی شخص نکاح کے بعد کھانا کھلانے اور اس میں ولیمہ کی نیت کر لے تو ولیمہ کی سنت ادا ہو جائے گی؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: نکاح ہونے کے بعد اگر رخصتی نہیں ہوتی تو کھانا کھلانا صرف دعوت ہے۔ اس کا نام ولیمہ رکھنے سے ولیمہ کی سنت ادا نہیں ہو گی، کیونکہ پہلی رات گزارنے کے بعد کھانا کھلانا سنتِ ولیمہ ہے۔^(۲)

قضانماز میں ایک ہی سورت کی تکرار کرنا کیسا؟

سوال: کیا قضانماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟ نیز قضانماز میں ایک ہی سورت کی تکرار کرنا کیسا؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: قضانماز بھی کھڑے ہو کر اسی طرح پڑھنی ہے جس طرح ادا نماز پڑھتے ہیں، کیونکہ قضائیں فرض اور واجب رکعتیں ہوتی ہیں جن میں قیام فرض ہوتا ہے۔^(۳) اگر کسی کو ایک ہی سورت یاد ہے اور اس کے علاوہ کوئی سورت یاد نہیں تو ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھتا ہے، ورنہ ہر رکعت میں بدل بدل کر پڑھے، کیونکہ بلا مجبوری فرض کی رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تہذیب ہے۔

۱ حاشیۃ الطھطاوی علی المراءۃ الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی المکروهات، ص ۳۵۳ ماخوذ۔

۲ بہار شریعت، ۳/۳۹۱، حصہ: ۱۶۔

۳ بہار شریعت، ۱/۵۱۰، حصہ: ۳۔

گھر آئے پرائے برتن استعمال کرنا کیسا؟

سوال: ہمارے گھر میں کئی جگہوں سے برتن آجائے ہیں اور ہم بھول جاتے ہیں کہ ”کس کا برتن ہے؟“ کیا ہم اس

برتن میں کھانا کھاسکتے ہیں؟ (ماریہ عطاریہ، چھوٹی بچی کا سوال)

جواب: شاید آپ کا آستانہ یا پیر خانہ ہو گا جہاں بہت کھانا آتا ہو گا اور آپ برتن بھول جاتے ہوں گے، ورنہ باقی لوگوں کے ہاں کبھی بکھار کسی رشتہ دار کے گھر سے کھانا آتا ہے۔ اگر زیادہ لوگوں کی طرف سے کھانا آئے تو بھی ہر ایک کا برتن الگ سنبھال کر رکھنا ہو گا۔ نیز جس کا برتن ہے اس کی اجازت کے بغیر برتن استعمال بھی نہیں کر سکتے۔ جو کھانا دینے آیا ہے ضروری نہیں کہ وہ برتن کا مالک بھی ہو، وہ ملازم یا بیٹا بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال! اصل مالک جو بھی ہو اس سے استعمال کی اجازت لینا ضروری ہے۔ عام طور پر گھروں میں کوئی کھانا دینے آتا ہے تو برتن چھوڑ جاتا ہے، گھر والے بھی واپس دینے نہیں جاتے اور دینے والے بھی جلدی لینے نہیں آتے، یوں گھر میں رکھے رکھے برتن استعمال ہوتا رہتا ہے، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس موقع پر گران شوری نے عرض کی): میں نے بعضوں کی طبیعت دیکھی ہے کہ جب ان کے ہاں کہیں سے کھانا آتا ہے تو وہ برتن سنبھال لیتے ہیں اور جب برتن واپس کرنا ہوتا ہے تو اس برتن میں کچھ نہ کچھ ڈال کر واپس بھیجتے ہیں، کیونکہ ان کا ذہن یہ ہوتا ہے کہ ”خالی برتن واپس نہیں کرنا چاہیے، جب انہوں نے برتن بھرا ہوا بھیجا تھا تو ہمیں بھی بھرا ہوا بھیجنا چاہیے۔“ جبکہ بعضوں کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے گھر کوئی بھی چیز آجائے وہ توجہ نہیں دیتے اور انہیں یہ بھی پتا نہیں ہوتا کہ اگر کسی نے کچھ بھیجا ہے تو اس کا شکریہ کیسے ادا کیا جائے؟

(امیر اہل سنت ؓ امث بَرَكَ اللَّهُمَّ اغْلَيْهِ نَفْسِي فِي فَرْحَةٍ) اگر کسی کے گھر سے برتن میں کچھ آجائے تو برتن واپس کرتے ہوئے برتن میں کچھ نہ کچھ ڈال کر واپس کرنا بہت اچھی عادت ہے اور جب بھی کسی کے ہاں سے کچھ آئے تو برتن واپس کرتے ہوئے اسے کچھ بدلہ دینا چاہیے، کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ جب کوئی تحفہ دے تو اس کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ مجھے بہت سارے لوگ تھے بھیجتے ہیں تو میری کوشش ہوتی ہے کہ ان کا شکریہ ادا کروں۔ کئی بار گران شوری کے ذریعے

بھی شکریہ کے پیغامات بھیج دیتا ہوں، لیکن بہت سے تحفہ بھیجنے والے رہ جاتے ہیں جنہیں شکریہ نہیں کہہ پاتا، کیونکہ ان سے Contact (یعنی رابطہ) نہیں ہو پاتا۔ کئی لوگ شکریہ ادا کرنے سے یوں بھی رہ جاتے ہوں گے کہ ان کا کوئی جانے والا گھر میں کچھ دے گیا اور گھر والوں نے اس کے بارے میں کچھ بتایا ہی نہیں تو وہ شکریہ کس طرح ادا کرے گا!! اس طرح بھی ہوتا ہو گا کہ اسلامی بھائیوں کے گھروں میں کھانا وغیرہ پہنچ جاتا ہو گا اور گھر والے ایسے ”مون سون“ (یعنی خاموش) ہوتے ہوں گے کہ دینے والے سے کچھ بھی پوچھ گچھ نہیں کرتے ہوں گے اور گھر میں جس فرد کے نام پر آیا ہے اسے بھی نہیں بتاتے ہوں گے کہ فلاں جگہ سے کچھ آیا ہے، گھر والوں کا اس طرح کرنا بہت غلط ہے، گھر والے سمجھتے ہیں کہ ہماری Value (یعنی آہمیت) ہے، یہ ہمارے لئے آیا ہے، حالانکہ گھر والوں کو سوچنا چاہیے کہ ”ہمیں جانتا کون ہے؟ بھائی، باپ یا بیٹے کے تعلقات و سمعیں اور ان کے کسی جانے والے نے بھیجا ہو گا۔“ جس کے لئے تحفہ آیا ہے اسے بتانا مناسب ہے، تاکہ وہ تحفہ بھیجنے والے کا شکریہ ادا کر سکے۔

لے پالک بچے کا عقیقہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا لے پالک بچے کا عقیقہ گود لینے والا شخص کر سکتا ہے؟

جواب: اگر باپ اجازت دے دے تو کوئی بھی مسلمان اس کے بچے کا عقیقہ کر سکتا ہے۔ عقیقہ کے لئے جانور ایسا ہونا ضروری ہے جو قربانی کی شرائط پر پورا تر تھا ہو۔^(۱)

برقعے کا مذاق اڑانا کیسا؟

سوال: بعض لوگ اسلامی بھنوں کے برقعے کا مذاق اڑاتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ (عمران عطاری)

جواب: اگر برقہ پہنی ہوئی اسلامی بھن کے سامنے ہی اس کے پردے کا مذاق اڑانا بہت برا عمل ہے۔ پردے کے مذاق اڑانے کی دو صورتیں ہیں: اگر پیٹھ پیچھے مذاق اڑایا تب بھی پردے کا مذاق اڑانا بہت برا عمل ہے۔ پردے کے مذاق اڑانے کی دو صورتیں ہیں: (۱) مقصد پردے کا مذاق اڑانا ہو خاص پردے کی کسی صورت کا نہیں تو یہ انتہائی خطرناک عمل ہے جو کفر تک بھی پہنچا

۱۔ بہار شریعت، ۳، ۳۵۷، حصہ: ۱۵۔

سلکتا ہے کیونکہ پرده کرنے کا حکم شریعت مطہرہ نے دیا ہے۔^(۱) (۲) اور اگر پرداز کے مذاق سے مراد یہ ہے کہ کسی نے بے ڈھنگ انداز میں پرداز کیا ہوا اور اس پر مذاق اڑایا تو پھر الگ صورت بنے گی، لیکن اس صورت میں بھی مذاق نہ اڑایا جائے۔ کیونکہ اس میں دل آزاری اور غیبت کی صورت بن سکتی ہے۔ یاد رکھیں! اگر کسی کے کپڑے میلے ہوں تو اس کے بارے میں اس کے پیچھے یوں کہنا کہ ”یا اس کے کپڑے میلے ہیں“ یا ”میلے کپڑے پہن کر آیا تھا“ غیبت ہے۔ کسی کی اسکوڑ بہت آواز کرتی ہو اور کوئی پیچھے چھپے یوں کہے کہ ”اس کی اسکوڑ کہاں ہے یا! کھڑا ہے کھڑا“ تو یہ بھی غیبت ہو گی، کیونکہ کسی کے پیچھے اس کی سواری کا عیب بیان کرنا بھی غیبت ہے۔ اسی طرح کسی کے مکان کا عیب بیان کرنا، جیسے ”یار فُلَّاں کے گھر گئے تھے، وہ لوگ صفائی کا خیال نہیں رکھتے، واش روم گئے تو واش روم بھی گند اپڑا تھا، ایک جوتا ادھر اور ایک جوتا دھر پڑا تھا، ان لوگوں کو رہنے کا سلیقہ نہیں ہے“ یہ سب غیبت ہے۔ اگر آپ نے کسی کی اصلاح کرنی ہے تو اسے پیار و محبت سے سمجھائیں۔ ورنہ کسی میں موجود عیب کا پیچھے سے بطور عیب تذکرہ کرنا غیبت ہے^(۲) جو حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔^(۳) اب غیبت بہت عام ہو گئی ہے۔ کوئی آیا اور چلا گیا تو اس کے جانے کے بعد کہتے ہیں ”یار چکنا گڑھا ہے“ یا ”اس نے مشکل سے جان چھوڑی“ یہ بھی غیبت ہے۔ جس کے بارے میں یہ الفاظ کہے جب وہ سنے گا تو اسے کتنا صدمہ ہو گا کہ ”یہ لوگ تو مجھ سے بڑے پیار سے ہنس ہنس کر ملے، مجھے عزت دی اور پیچھے سے میرے

۱الله پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَقُلْ لِلّٰهِ مُولٰتِ يَعْصُمُ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَعْقُلُنَّ فُرُوزَهُنَّ وَلَا يُبَدِّلُنَّ وَيَهْتَمُّنَ إِلَّا مَا قَهَّمَهُ وَلَيُضَرِّنَّ بُصُورُهُنَّ عَلٰى جِبِيلٍ يُوَبِّهُنَّ وَلَا يُبَدِّلُنَّ زَيْنَهُنَّ إِلَّا يَبْعُدُهُنَّ أَوْ أَبْنَاءَ يُبَعْدُلَهُنَّ أَوْ أَبْنَاءَ يُغَوِّلَهُنَّ أَوْ أَخْوَانَهُنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانَهُنَّ أَوْ بَنِيَّ أَخْوَانَهُنَّ أَوْ نِسَاءَ يُبَعْدُلَهُنَّ أَوْ مَامِلَكَتْ أَيْتَهُنَّ أَوْ التَّيْعِينَ غَيْرَ أُولِي الْأَمْرِ بَدَّلَهُنَّ الرِّجَالَ وَالظَّفَلَ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلٰى عَوْنَرَتِ اللَّسَاءِ وَلَا يُبَصِّرُ بَنِيَّ جُلْفَنَ لِيُعْلَمُ مَا يُغْيِيُنَ مِنْ زَيْنَهُنَّ ۚ﴾ (پ، ۱۸، التور: ۳۲) ترجمة کنز الایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو لپتی تکاہیں کچھ تینی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بنا نہ دکھائیں مگر جتنا خود میں ظاہر ہے اور دوپتے اپنے گرباں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے اپنے بھائی یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوک بشر طیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچ جنہیں عورتوں کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہو اسکا گار۔

۲بہار شریعت، ۳/۵۳۲، حصہ: ۱۶۔

۳درخت، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البع، ۹/۶۷۱۔

بارے میں یوں بولا۔ ”اگر ہمارے معاشرے سے غیبت ختم ہو جائے تو ہمارا معاشرہ خوش حال معاشرہ ہو جائے۔ غیبت ہمارے معاشرے کی ترقی کی راہ میں ایک Speed breaker (یعنی رکاوٹ) ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو غیبت سے نجات بخشے، ہمیں غیبت سے سچی قوبہ کرنے کے تقاضے بھی پورے کرنے کی سعادت عطا کرے۔

دل میں نرمی کیسے پیدا ہو؟

سوال: دل میں نرمی کیسے پیدا کی جاسکتی ہے؟ (دانش۔ آسٹریلیا)

جواب: ”ہماری اُمیٰ جان حضرت سید نبا اکثر صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کسی خاتون نے حاضر ہو کر عرض کی: میرا دل سخت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرو۔ کچھ دنوں کے بعد وہ عورت آئی اور شکر یہ ادا کیا کہ اُمیٰ جان! آپ نے اتنا پیارا نسخہ عطا فرمایا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ اب میرے دل میں نرمی پیدا ہو گئی ہے۔“ ^(۱) ہم لوگوں نے اپنی موت کو بھلا رکھا ہے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ”یہ مر گیا، وہ مر گیا“، لیکن یہ خیال نہیں ہوتا کہ ”میں بھی ایک دن مر جاؤں گا۔“ موت کی طرف لوگوں کا ذہن ہی نہیں ہے۔ بڑے بوڑھوں کا بھی موت کو یاد رکھنے کا ذہن نہیں ہوتا۔ ”مجھے اپنا ماضی کا ایک واقعہ یاد ہے کہ میں ایک مسجد میں نکاح پڑھانے کیا تھا، وہاں کے امام صاحب، قاضی بھی تھے۔ اس مسجد میں ایک سے زائد نکاح تھے، لیکن مجھے ایک ہی نکاح پڑھانا تھا۔ فارم وغیرہ آئے اور مجھے حکم ملا کہ ”نکاح خواں کے خانے میں آپ دستخط کر دیں!“ میں نے کہا کہ ”میں نے تو ابھی تک نکاح نہیں پڑھایا، میری زندگی کا کیا بھروسہ! نکاح پڑھا پاؤں گا یا نہیں“ یہ سن کر امام صاحب ناراض ہوئے اور بڑھانے لگے کہ ”یہ کیسی باتیں کرتے ہیں۔“ الْحَمْدُ لِلّٰهِ شروع ہی سے میری انگھنے کی عادت نہیں ہے، اس لئے میں خاموش رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں موجود کئی لوگوں نے مجھ سے ہمدردی کی۔“ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس طرح کے ارشادات موجود ہیں جو آپ نے تعلیم امت کے لئے فرمائے ہیں کہ ”میں منہ میں نوالہ ڈالتا ہوں تو مجھے اس کا لقین نہیں ہوتا کہ میں اس کو اُتار بھی لوں گا، میں سانس لیتا

۱.....احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعده، الشطر الاول، الباب الاول، ۱۹۵/۵۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۵/۲۸۰۔

ہوں، لیکن مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میں اس کو باہر نکال پاؤں گا یا نہیں؟^(۱) ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ میں نے یہ احادیث پڑھی ہوئی تھیں۔ وہ بزرگ مجھ سے بڑے تھے، جبکہ میں اس وقت جوان تھا۔ اب میں آپ کے سامنے ہوں، مجھے نہیں لگتا کہ وہ زندہ ہوں گے۔ کاش اس وقت وہ میری بات کو قبول کر لیتے تو انہیں فائدہ ہوتا۔ ہو سکتا ہے کہ بعد میں انہیں ندامت ہوئی ہو، مگر میر اول تو دکھادیا اور انہوں نے مجھ سے رجوع بھی نہیں کیا، حالانکہ یہ ضروری تھا کہ وہ مجھ سے یوں رجوع کرتے کہ ”اس وقت مجھ سے غلطی ہوئی تھی“ کیونکہ وہ بے چارے سب کے سامنے بولنے لگے تھے۔ خیر میں نے ان کو معاف کیا، اللہ کریم ان کو معاف فرمائے اور ان کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ بہر حال! ہمارا موت کو یاد کرنے کا ذہن نہیں ہے، ہم موت کا نام سننا بھی پسند نہیں کرتے، حالانکہ جس موت کا تذکرہ ہمیں اچھا نہیں لگتا ایک دن وہی موت ہمیں آئے گی۔ موت سے بچ کر کہاں جائیں گے!! جب دعوتِ اسلامی کا ابتدائی دور تھا اس وقت ہفتہ وار اجتماع گلزارِ حبیب مسجد میں ہوتا تھا، میں اجتماع کی دعوت دینے جاتا تھا، ان دونوں کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ ”آپ اتنا ڈراتے ہیں کہ ہم OFF ہو جاتے ہیں“ حالانکہ یہ ON ہونا ہی ہے، ورنہ قبر میں OFF ہونا پڑے گا، قبر میں جانے سے پہلے اگر بندہ ON ہو جائے تو قبر بھی ON رہے گی، اِن شَاءَ اللّٰهُ جَتَّ کی کھڑکی ON رہے گی۔ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ روزانہ علماء کو جمع کر کے ان سے موت کا تذکرہ سن کر روتے تھے۔^(۲) پہلے کے بادشاہ اور خلفاء ایسے ہوا کرتے تھے، جبکہ آج ہماری حالت یہ ہے کہ موت کے نام سے چڑھو گئی ہے، حالانکہ موت کا انکار کوئی نہیں کرتا، یہاں تک کہ دہریے (یعنی جو خدا کے مនکر ہیں) وہ بھی موت کا انکار نہیں کرتے، کیونکہ یہ مُنْتَفَقٌ عَلَيْهِ مُسْلَمٌ ہے۔ اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات!

(تگران شوری نے عرض کی): کرونا وائرس کے آنے کے بعد تروزانہ ہی موت کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

(امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا): کرونا وائرس تو ایسا عبرت والا مرض ہے کہ اس نے بڑے بڑے دادا گیروں کے چھکے چھڑا دیے ہیں۔ دنیا بھر میں جو ممالک دمداد نتے پھرتے تھے کہ کبھی کسی ملک پر قبضہ کر لیا، کبھی کسی ملک

① شعب الایمان، الحادی والسبعون، باب فی الزهد وقصر الامل، ۷، ۳۵۵، حدیث: ۱۰۵۲۰۔

② تاریخ الخلفاء، عمر بن عبد العزیز، ص ۹۱۔ ابن عساکر، عمر بن عبد العزیز، ۲۳۹/۲۵، رقم: ۵۲۲۲۔

پر بزم مار دیا، ان کے بھی چکھے چھوٹ گئے ہیں۔ حالانکہ کورونا وائرس نظر نہیں آتا، لیکن اس نے لوگوں پر ایسا غلبہ پایا ہے کہ الامان و الحفیظ۔ اللہ پاک مسلمانوں کو اور آقادی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری امت کو اس وبا سے محفوظ رکھے۔

(نگران شوری نے عرض کی): پاکستان میں ایک بار پھر کورونا وائرس کے بڑھنے کی آوازیں آرہی ہیں۔

(امیر اہل سنت دامت برکاتہم الغایہ نے فرمایا): میں نے کہا تھا کہ ”اذا نیں دو!“ شروع میں آذانیں دی گئیں اور مَا شَاءَ اللَّهُ اَعْلَم اس کے فوائد آپ کے سامنے تھے کہ کورونا وائرس کے کیسز کم ہو گئے تھے۔ اب کورونا وائرس نے پھر سے سر اٹھا لیا ہے تو آپ گھروں میں دوبارہ آذانیں شروع کر دیں۔ اگر بالفرض کسی کا وضو نہ ہو تو بھی آذان دے دے کہ بے وضو بھی آذان ہو جاتی ہے۔^(۱) اسی طرح چھوٹا بچہ جو مخارج صحیح ادا کر سکتا ہے وہ بھی آذان دے سکتا ہے۔^(۲)

ٹھیلے والے سے پوچھے بغیر کیا کھالینا کیسا؟

سوال: میں کیلے کا ٹھیلہ لگاتا ہوں، لوگ بغیر پوچھے کیا اٹھا کر کھالیتے ہیں، کیا میں اس کا معاوضہ لے سکتا ہوں؟

جواب: اگر آپ کی رضا کے بغیر کسی نے کیا اٹھا کر ہڑپ کر لیا تو اس کیلے کی جو مارکیٹ Value (یعنی قیمت) ہو گی وہ ادا کرنی پڑے گی، اگر قیمت ادا نہیں کرے گا تو گناہ کار ہو گا۔ اس طرح نہیں کرنا چاہیے۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ بغیر پوچھے ریڑھی سے چھلیاں اٹھا کر کھالیتے ہیں، اس سے چھلی والوں کی بھی جان جلتی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ چھلی مہنگی ہے، کوئی اس کا ایک دانہ بھی کیوں کھائے! اگر سب ایک ایک دانہ کھانا شروع کریں تو چھلی والے کی گاڑی ختم ہو جائے۔ حنفیوں کے امام حضرت سید نا مالا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”مرقاۃ المفاتیح“ میں فرماتے ہیں: ”ایک شخص کو بعد وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو اس نے کہا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا، لیکن میر احساب و کتاب ہوا، یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھا گیا جس دن میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا، جب انفطار کا وقت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے ایک دانہ اٹھایا اور اس

۱..... قتاوی رضویہ، ۵ / ۳۷۳۔

۲..... دریختار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۲ / ۲۵۔

دانے کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ ”یہ دانہ میر انہیں ہے۔“ چنانچہ میں نے اسے جہاں سے اٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا۔ مجھ سے اس کا بھی حساب لیا گیا، یہاں تک اس پر ائے گیوں کے توڑے پر ہونے والے نقشان کے برابر میری نیکیاں مجھ سے لمبیں۔^(۱) دیکھا آپ نے! آدھا گیوں کا دانہ صرف توڑا تھا، اسے کھایا نہیں تھا، پھر بھی نیکیاں لمبیں۔ اگر دانہ کھالیا ہوتا تو اس کا بدل نہ جانے کیا ہوتا! ہمارے ہاں تو دانہ نہیں، دانے اٹھاتے جاتے اور نہ صرف اٹھاتے جاتے ہیں بلکہ کھاتے جاتے ہیں۔ ان کا، چلیوں کا اور کیلوں کا حساب کیسے دیں گے!! کسی کا ناقص مال کھالیا نہ بہت خطرناک ہے۔ جو ہاتھ میں آیا بے سوچ سمجھے پیٹ میں اُنڈیتے رہنا نہایت تشویش ناک ہے۔ حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ جو سلسلہ قادریہ کے عظیم پیشواؤں اور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے کے بزرگ ہیں، نیز آپ کا مزار شریف، بغداد شریف میں ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ”صرف ایک خراب لقمہ بعض اوقات دل کی کیفیت کو اس قدر تباہ کر دیتا ہے کہ پھر ساری عمر دل را ہراست (یعنی سیدھے راستے) پر نہیں آتا۔ اور بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ وہی خراب لقمہ سال بھر تک تہجد کی نعمت سے آدمی کو محروم کر دیتا ہے، نیز بعض اوقات ایک بار بد نگاہی کرنے والا عرصہ تک تلاوت قرآن کریم کی سعادت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔“^(۲)

اے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جنہیں عبادت و تلاوت میں دل نہ لگنے، نعمت شریف اور دعا میں سوز و رقت نہ ملنے اور ہزار جتنی کے باوجود تہجد میں آنکھ نہ کھلنے جیسی شکایات ہیں، ان کے لئے حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں عبرت کا بہت سامان ہے۔ رزق حرام سے ہر ایک کو بچنا لازم ہے، ورنہ تباہی اور بر بادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ”مکاشفة القلوب“ میں ایک روایت موجود ہے: ”جب انسان کے پیٹ میں حرام کا لقمہ پڑتا ہے تو زمین اور آسمان کا ہر فرشتہ اس وقت تک لعنت کرتا ہے جب تک وہ حرام لقمہ اس کے پیٹ میں رہتا ہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔“^(۳) فقیہ ابوالیث سمر قندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”پل صراط کی پشت پر آگ کے انکڑے

①.....مرقاۃ المفاتیح، کتاب الاداب، باب الرفق والحياء... الخ، الفصل الثانی، ۸/۸۱۱، تحت الحدیث: ۵۰۸۳۔

②.....منہاج العابدین، باب الثالث، العقبۃ الثالثة، الفصل الخامس، ص ۹۷۔

③.....مکاشفة القلوب، باب الاول فی بیان الخوف، ص ۱۰۔

(یعنی لوہے کے ٹنڈے) ہوں گے، جس نے حرام کا ایک بھی درہم لیا ہو گا وہ انکڑے اُس کے پاؤں کو پکڑ لیں گے اور وہ اس وقت تک پُل صراط سے نہیں گزر سکے گا جب تک اُس درہم کا مالک بدلتے میں اُس کی نیکیاں نہ لے لے۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو درہم کے مالک کے گناہ اس کے سرڈال دینے جائیں گے اور وہ جہنم میں گر پڑے گا۔^(۱) اس سے پہلے کہ تمہاری نیکیاں چھین لی جائیں جو مال ظلماء (یعنی ناقص) لیا ہے اسے اس کے مالک کو لوٹا دو، مثلاً کسی سے ناقص کیا کھالیا ہے تو اس کے مالک سے معافی کی ترکیب بنالو، ہاں اگر مالک نے معاف کر دیا تو الگ بات ہے۔ اسی طرح کسی کی چیز ہڑپ کر گئے اور اس کا اصل مالک معاف کر دیتا ہے تو بھی معاف ہو جائے گا۔ اگر مالک معاف نہیں کرتا تو آپ کو اختیار ہے کہ اس کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیں یا آخرت میں اس کا بدلہ دیں۔ آخرت میں بدل کون دے سکتا ہے؟ دنیا میں ہی بدلہ دینے میں آسانی اور عافیت ہے۔ آخرت میں تو کوئی بدلہ دے نہیں سکے گا، کیونکہ وہاں پیسوں کے ذریعے بدلہ نہیں لیا جائے گا، بلکہ وہاں بدلتے میں نیکیاں دینی پڑیں گی۔ ہمیں آخرت کے نظام کو ہمکا اور معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔ بڑے بڑے نیک پرہیز گار لوگ جہنوں نے کئی حج اور عمرے کئے ہوتے ہیں اور ان کا ہرسال حج کرنے کا معمول ہوتا ہے، لیکن چونکہ یہ بڑی عمر کے ہوتے ہیں اور ان کی طبیعت میں چڑچڑا پن آ جاتا ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات یہ لوگوں کو جھاڑ دینے اور بے عزتی کر دیتے ہیں، اس کے باوجود وہ اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ انہیں ان کے حج بجا لیں گے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، کیونکہ کسی بندے پر ظلم کرنا قیامت کے اندھیروں میں سے اندھیرا ہے^(۲) اور دنیا میں جس پر ظلم کیا ہو گا کل بروز قیامت اسے اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی، جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو اس کے گناہ اپنے سر لینے پڑیں گے^(۳) اور یوں حاجی، نمازی، قاضی، زکاتی، خیراتی صدقاتی یاد دنیا میں جو بھی نیک کام کرنے والا ہوا اور ساتھ ہی بندوں پر ظلم کرنے والا ہوا تو اسے جہنم میں اوندھے منہ بچینک دیا جائے گا۔ ہم سب کو آخرت کے ان معاملات سے ڈرنا چاہیے اور اللہ کے قہر و غضب سے پناہ مانگی چاہیے۔ یاد رکھیں! بندوں کے حقوق کا معاملہ بڑا یچیدہ اور سخت ہے، اسے دنیا میں ہی نہ مٹا سکتے، جس کا کبھی دل دکھایا ہو، رشتے داروں میں سے کسی سے لڑ بیٹھے ہوں یا دوستوں میں سے کسی کو والٹا سیدھا بابوں دیا ہو

۱.....قرۃ العین و مفرح القلب المحرّون، الباب الخامس فی عقوبة آکل الریا، ص ۳۹۲۔

۲.....مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحريم الظلم، ص ۱۰۲۹، حدیث: ۶۵۷۶۔

۳.....مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ص ۱۰۲۹، حدیث: ۶۵۷۹۔

اور جہاں جہاں آپ کی وجہ سے کسی بندے کا حق مارنا پایا گیا یہ تو ان سب سے معافی مانگ لیجئے، یہوی کو اگر ناحق مارا، ستایا، اس پر طنز کیا، یا اس کا دل دکھایا تو اس سے بھی معافی مانگیں، کیونکہ وہ بھی کل بروز قیامت نیکیاں لے گی۔ وہاں مسکرا کر آپ کا استقبال نہیں کرے گی۔ اگر یہوی سے معافی مانگنے میں شرم آرہی ہو تو پھر ٹھیک ہے، قیامت کے دن سب کے سامنے جو پول کھلیں گے اور جب آپ کی پارسائی کا پردہ چاک ہو گا تو پتا چلے گا کہ کتنے میسیوں 100 ہوتے ہیں! اسی طرح اولاد اپنے ماں باپ کو بھی ستاتی اور بعض اوقات یوں بھی کہہ دیتی ہے: ”آپ نہیں سمجھتے، آپ بس چپ کریں!“ آج یہ سب کہنا آسان ہے، مگر کل قیامت کے دن آپ نئے نہیں سکیں گے۔ بعض اوقات بیٹیاں بھی ماں کو ڈانتی رہتی ہیں، انہیں ہر گز ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ماں باپ آخر مال باپ ہیں۔ اگر یہ ظلم بھی کریں تب بھی کچھ نہیں بولنا چاہیے، بلکہ برداشت کرنا چاہیے اور ان کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ اللہ کریم ہمیں سمجھ عطا فرمائے کہ ہم کسی بھی مسلمان کو نہ ستابیں اور ماں باپ، بہن بھائی کسی کا بھی دل نہ دکھائیں۔ اگر باپ اپنے بچے پر ظلم کرے گا تو باپ اس کا جواب دہ ہو گا۔ اگر بچے نے باپ پر ظلم کیا تو بچہ اس کا جواب دہ ہو گا۔ ماں، بیٹی، بیٹی اور جتنے بھی خاندان میں افراد ہیں یادوں ستوں، پڑو سیوں اور عام لوگوں میں سے ہر ایک کے اپنے اپنے حقوق ہیں۔ اگر ہم نے کسی کا بھی کوئی بھی حق تلف کیا تو قیامت کے دن بہت مسئلہ ہو جائے گا۔ اللہ کریم ہمارے حال پر حرم فرمائے۔

پھل خریدتے ہوئے چکھنا کیسا؟

سوال: بعض اوقات پھل وغیرہ خریدنے سے پہلے اس کا کوئی ٹکڑا دکان والا خود ہی چیک کروادیتا ہے یا خریدار مانگ لیتا ہے کہ ”بھی ایک ٹکڑا چکھاؤ“ تو ایسا کرنا کیسا؟ (مگر ان شوری کا سوال)

جواب: کیلا کھلا کر چیک کروانے کا عرف نہیں ہے۔ البتہ پیتا وغیرہ خود کھلاتے ہیں، مگر بچنے والے بھی استاد ہوتے ہیں۔ وہ چھری پر سیکرین لگا کر رکھتے ہیں اور جب چیک کروانا ہوتا ہے تو اسی سیکرین لگی چھری سے کاٹتے ہیں، اس لئے میٹھا لگتا ہے۔ اب اگر تربوز میں کسی بیچنے والے نے اس طرح کیا اور کوئی بے چارہ پورا تربوز خرید کر گھر لے آیا، تو جب وہ تربوز کاٹے گا تو اسے اپنے سر پر مارے گا۔ پیتا بچنے والے بھی ہوشیار ہوتے ہیں، یہ نوک کی طرف سے کاٹ کر کھلائیں گے جہاں مٹھاں جمع ہوتی ہے، اس طرح یہ بھی دھوکا دے رہے ہوتے ہیں۔ اگر یہ بتا دیں کہ ”نوک میں مٹھاں زیادہ ہے اور

باقی حصے میں کم ہے تو صحیح ہے، لیکن پھر چکھانے کا مقصد فوت ہو جائے گا اور گاہک بھی چلا جائے گا۔ بھلے گاہک ناراض ہو کر جاتا ہے تو جائے، رب ناراض نہ ہو۔ بعض فروٹ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، جیسے انگور، تو وہ کھلادیتے ہیں، مگر بڑی چیزیں نہیں کھلاتے۔ ایک انگور کھانے سے مٹھاں کا پتا نہیں چل سکتا۔ کیونکہ بیچنے والے کو پتا ہوتا ہے کہ کوئی سادانہ میٹھا ہوتا ہے تو وہ میٹھا دانہ ہی کھلانے گا اور اس طرح یہاں بھی دھوکا دیا جاسکتا ہے۔ بیچنے والوں کو بھی دھوکے سے بچنا چاہیے، کیونکہ نبی پاک ﷺ نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔^(۱) یعنی ہمارے طریقے پر نہیں۔^(۲) دھوکا دینے والا قیامت کے دن بڑی مشکل میں ہو گا۔ اللہ کریم ہمیں حلال کمانے کی سعادت بخشے۔

کیا جن پیر ہو سکتا ہے؟

سوال: کیا جن پیر ہو سکتا ہے؟

جواب: میں نے ایسا کہیں پڑھا نہیں ہے۔ البتہ ایسا ممکن ہے کہ جنات میں پیری مریدی ہوتی ہو۔ جنات میں مسلمان بھی ہوتے ہیں اور علم دین بھی حاصل کرتے ہیں۔ امام نسفي رحمۃ اللہ علیہ کو مفتی تقیلین یعنی جنات اور انسانوں کا مفتی کہا جاتا ہے، کیونکہ جنات بھی ان سے مسئلے پوچھنے آیا کرتے تھے۔^(۳) ہو سکتا ہے کہ جنات اب بھی علمائے کرام سے مسئلے پوچھنے آتے ہوں، لیکن یہ اپنی اصل صورت کے بجائے انسانی شکل میں مسئلے پوچھنے آتے ہوں گے، کیونکہ اگر یہ اپنی اصل صورت میں مسئلے پوچھنے آئیں گے تو کوئی بھی مسئلہ نہیں بتا سکے گا، بلکہ اُٹامسئلہ کھڑا ہو جائے گا اور مولانا خوف کے مارے مسئلہ ہی بھول جائیں گے۔ جنات میں بھی عالم اور مفتی ہوتے ہوں گے۔ بعض اوقات جنات، طلبہ کے ساتھ انسانی شکل میں آکر بھی پڑھتے ہیں، مثلاً کوئی طالب علم جامعۃ المدینہ میں پڑھنے کے لئے آیا، اس سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ جواب دیا کہ لاہور سے آیا ہوں۔ پھر اس سے باپ کا نام اور اس کا بایوڈیٹا وغیرہ پوچھا گیا اور اس کے جوابات کے مطابق

① مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبي: من غشنا فليس منا، ص ۲۷، حدیث: ۲۸۳۔

② فتح الباری، کتاب الفتن، باب قول النبي: من حمل علينا السلاح وليس منا، ۲۱/۱۷، تحت الحدیث: ۷۰۷۔

③ الفوائد البهیة، حرفا العین، عمر بن محمد النسفي، ص ۱۹۷۔

سب لکھ لیا گیا، بعد میں کبھی دوچار سے اس کی لڑائی ہوئی اور اس کی گھوم گئی جس کی وجہ سے اس نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب کو اٹھا اٹھا کر پھینکا تو اب طالب علم بھاگتے پھر رہے ہوں گے اور انہیں پھر اندازہ ہو گا کہ ہم کس کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ بسا اوقات کسی استاد کا انداز تدریس پسند آ جاتا ہے تو جنات اس کے پاس آ کر بھی پڑھتے ہیں۔ میں نے جامعۃ المدینہ میں جنات کے پڑھنے کے واقعات سن رکھے ہیں۔

قبر میں مردے کے نیچے چٹائی بچھانا کیسا؟

سوال: مردے کے نیچے قبر میں کھجور کی چٹائی بچھانا کیسا ہے؟ (عمران سورج۔ سو شل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: اگر نبی ہے تو بچھانے میں حرج نہیں۔ بلا ضرورت ہو تو اسراف ہے، کیونکہ یہ مال ضائع کرنا ہے۔^(۱)

جان کا صدقہ کس چیز سے دیا جائے؟

سوال: صدقہ کس طرح کیا جائے جس سے بیماری دور ہو جائے؟ (ایک اسلامی بہن کا سو شل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نے لکھا ہے کہ جان کا صدقہ جانور جیسے کبرایا مرغی وغیرہ ذبح کر کے دینا بہتر ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”شیر نی (یعنی میٹھی چیز)، یا کھانا فقر اکوکھلائیں تو صدقہ ہے اور اقارب (یعنی رشتہ داروں کو کھلائیں) کو تو صلہ رحم (یعنی رشتہ داروں سے اچھا بر تاؤ ہے) اور احباب کو (یعنی دوستوں کو کھلائیں) تو ضیافت (یعنی اس کی دعوت ہے)۔ اور یہ تینوں باتیں (یعنی فقیر کو کھلانا، رشتہ داروں کو کھلانا اور دوستوں کو کھلانا) موجب نزولِ رحمت (یعنی رحمت نازل ہونے) ودفع بلا و مصیبت (یعنی بلاعین اور مصیبین دفع ہونے کا سبب) ہیں۔ (مزید فرماتے ہیں): یہی حال کبریٰ ذبح کر کے کھلانے کا ہے۔ مگر تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جان کا صدقہ دینا زیادہ نفع رکھتا ہے (یعنی کبریٰ ذبح کر کے کھلائیں تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور بلاعین تیزی سے جاتی ہیں)۔“^(۲) البتہ یہ ضروری نہیں کہ خود مر یعنی ذبح کرے، بلکہ جسے جانور دیا اس سے بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ جانور کو ذبح کر دے۔

① قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا جائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔ (بہار شریعت، ۱، ۸۳۳، حصہ: ۲)

② فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۱۸۵-۱۸۶/۲۳

صدقے کے ذریعے مریضوں کا علاج

سوال: کیا حدیث پاک میں صدقے کے ذریعے مریضوں کا علاج کرنے کی ترغیب موجود ہے؟

جواب: بے شک! حدیث پاک میں ترغیب ہے کہ ”صدقے کے ذریعے اپنے مریضوں کا علاج کرو۔“⁽¹⁾ میں بھی کبھی کبھی اس کا مشورہ دیتا ہوں۔ بلکہ خود میرے لئے کئی بار ایسا ہوا کہ اسلامی بھائیوں نے بکرا وغیرہ صدقہ کیا ہے۔ صدقہ دینے کے بہت فوائد ہیں۔ 15 نومبر 2020 کو دعوتِ اسلامی کے مدارسِ المدینہ اور جامعاتِ المدینہ کے جملہ اخراجات کے لئے مدنی چینیل پر ٹیلی تھون کا سلسہ ہونے جا رہا ہے، اس میں بھی اپنے مریضوں کی صحت یا بھی کے لئے، بلکہ جن سے محبت ہے ان کی عافیت و سلامتی کے لئے یونٹس دیئے جاسکتے ہیں، بلکہ خود اپنی بیماری کے خاتمے کے لئے بھی یونٹ دیا جاسکتا ہے، ان شاء اللہ فائدہ ہو گا۔ عمر کے لفاظ سے مجھے بھی کچھ نہ کچھ بیماریاں ہیں، یہ الگ بات ہے کہ میں ان کا ذکر کا نہیں بجا تا۔ بڑھا پا خود ایک بیماری ہے اور اس کا کوئی علاج بھی نہیں ہے۔ میں بھی اپنی بیماریوں کے علاج کے لئے نیت کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ 10 ہزار روپے کا ایک یونٹ ٹیلی تھون میں دوں گا۔ آپ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ مجھ پر کرم کرے اور میں بس آخری سانس تک زبان و قلم سے دین کی خدمت کرتا رہوں۔ چلتا پھر تار ہوں اور کسی کا محتاج نہ بنوں۔ میں جو لکھنے کا کام کرتا ہوں، اس میں میرے ہاتھ نہ مڑیں اور نہ ہی جام ہوں۔ میرا دماغ بھی نہ تھکے۔ اب مجھے لکھ کر تھکن ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اب جوانی جیسی پھرتی بھی نہیں ہے، بس کوشش کرتا ہوں۔ اللہ پاک میری ہمت باقی رکھے اور مجھ سے راضی ہو جائے۔ باقی دنیا کے نظارے تو سب ہی کر لئے ہیں۔

شہد دکھائے، زہر پلائے، قاتل، ڈائی، شوہر کش

اس مردار پر کیا لچایا، دنیا دیکھی بھالی ہے (حدائقِ بخشش)

میں بغیر اعلان کئے بھی یونٹ دے سکتا تھا، لیکن میں نے آپ کی ترغیب کے لئے اپنے یونٹ دینے کا اعلان کیا ہے، تاکہ آپ کو بھی ذہن ملے۔ آپ بھی اللہ پاک کی رضا کے لئے ٹیلی تھون میں یونٹ پیش کریں، بلکہ گھر کے ہر فرد کی

۱۔ معجم کبیر، مسنند عبد اللہ بن مسعود، ۱۰/۱۲۸، حدیث: ۱۹۷۔

طرف سے ان کی سلامتی و عافیت کے لئے ایک ایک یونٹ دیں، ان شاء اللہ بھلائیاں ہی بھلائیاں ملیں گی۔ جتنا شہد ڈالیں گے اتنا میخاہو گا۔ رب راضی ہو جائے تو اور کیا چاہیے !!

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدقة اللہ پاک کے غصب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔“^(۱) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”یعنی خیرات کرنے والے سخنی کی زندگی بھی اچھی ہوتی ہے کہ اولاد اس پر دنیوی مصیبتوں آتی نہیں اور اگر امتحاناً آبھی جائیں تو رب تعالیٰ کی طرف سے اسے سکون قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کر کے ثواب کمالیتا ہے۔ غرض کہ اس کے لئے مصیبت معصیت لے کر نہیں آتی (یعنی نافرمانی اور گناہ لے کر نہیں آتی)، مغفرت لے کر آتی ہے۔“ مصیبت والی مصیبت (یعنی نافرمانیوں والی مصیبت) خدا تعالیٰ کا غصب ہے اور مغفرت والی مصیبت اللہ کی رحمت، لہذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ سخیوں پر مصیبتوں آجائی ہیں، عثمان غنی جیسے سخنی بڑی بے دردی سے شہید کئے گئے۔ (یعنی سخنی لوگوں پر اگر مصیبت آتی بھی ہے تو ان کے لئے مغفرت کا پیام لاتی ہے۔ ورنہ کئی بد نصیب ایسے ہوتے ہیں جن کی مصیبت، معصیت یعنی نافرمانیوں بھری ہوتی ہے، وہ بہت بک اور گلے شکوئے کر رہے ہوتے ہیں، نیز ناشکری کی باتیں کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں اس سے بچائے)۔ مزید فرماتے ہیں: بُری موت سے مراد خرابی خاتمه (یعنی بُرا خاتمه) ہے، یا غفلت کی اچانک موت، یا موت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعد موت بدنامی کا باعث ہو، اور ایسی سخت بیماری ہے جو میت کے دل میں گھبرائہ پیدا کر کے ذکر اللہ سے غافل کر دے، غرض کہ سخنی بندہ ان تمام برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ میرے پاک نبی سچے، ان کا رب سچا۔ اللہ تعالیٰ ان کے طفیل ہم سب کو سخاوت کی توفیق دے اور یہ نعمتوں عطا فرمائے۔“^(۲)

سخاوت کا تعلق مال سے ہے یا دل سے؟

سوال: سخاوت کا تعلق مال سے ہوتا ہے یا دل سے ہوتا ہے؟ (فقران شوری)

۱ ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاعی فضل الصدقۃ، ۱۳۶/۲، حدیث: ۲۶۷۔

۲ مرآۃ المناجیح، ۳/۰۳ المقطاً۔

جواب: شیخ سعدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کا قول ہے:

بُزُرگی بِ عَقْلِ سَتَ نَهْ بِ سَالِ تُنْكَرِی بِ دَلِ سَتَ نَهْ بِ مَالِ
 یعنی بزرگی علم و عقل سے ہے، سال سے نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نوجوان عالم، غیر عالم بوڑھے سے بڑھ کر بزرگ
 ہے، کیونکہ اس کے پاس علم دین ہے اور بوڑھے کے پاس علم کی اتنی دولت نہیں ہے۔ اسی طرح تو نگری یعنی مال داری
 دل سے ہوتی ہے، مال سے نہیں، یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ جس کے پاس مال ہے وہ مال دار ہے، بلکہ جس کے پاس دل
 ہے وہ مال دار ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”ایک درہم، لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔ عرض کی: وہ کیسے؟ ارشاد ہوا: جس کے
 پاس بہت سارا مال ہے اس نے لاکھ درہم، اس میں سے دیئے اور جس کے پاس دو ہی درہم ہیں اس نے ان میں سے ایک
 درہم دے دیا۔“ ^(۱) اللہ کی بارگاہ میں دل دیکھا جاتا ہے۔ قارون کے پاس بہت مال تھا، مگر اسے کوئی سختی نہیں کہے گا۔

کیٹرنگ والے کا جلدی کا وعدہ کر کے دیر سے کھانا پہنچانا کیسا؟

سوال: میں آٹھ سال سے کیٹرنگ کا کام کر رہا ہوں۔ میرے ساتھ کار گیر بھی ہوتے ہیں۔ جب لوگ 400 یا 500 افراد کا کھانا بنواتے ہیں تو دیر سویر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے لوگ بھوکے رہ جاتے ہیں، کیا اس کا گناہ ہمارے سر ہو گا؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمائیے کہ آج کل شادی بیاہ میں جو ٹھاکھانا بہت نیچ جاتا ہے، کیا وہ کھانا ضائع کر دینا چاہیے یا کسی غریب کو کھلا دینا چاہیے؟ (رضوان)

جواب: اگر آپ کو معلوم تھا کہ جس ظالم پر کھانا پہنچانے کا میں نے وعدہ کیا تھا اس ظالم پر میں کھانا نہیں پہنچاؤں گا، مثلاً آپ نے آٹھ بجے کھانا پہنچانے کا وعدہ کیا تھا اور آپ کو معلوم تھا کہ 10 بجے سے پہلے کھانا نہیں پہنچاؤں گا، لیکن پھر بھی آپ نے گاہک کو پھنسانے کے لئے وعدہ کر لیا تو یہ وعدہ خلافی اور گناہ ہے۔ ^(۲) البتہ وعدہ کرتے وقت اگر ایسی کوئی نیت

۱..... گلستان سعدی، باب اول در سیرت پادشاہان، حکایت نمبر ۵، ص ۲۰ ملخصاً۔

۲..... ابن حبان، کتاب الرکاۃ باب صدقۃ التطوع، ذکر البیان بآن صدقۃ القليل... الخ / ۱۳۲، حدیث: ۳۳۳۶۔

۳..... مرآۃ المنیج، ۶/۳۹۲ ماخوذ۔

نہیں تھی، لیکن بعد میں کسی وجہ سے کھانا لیٹ ہو گیا تو پھر آپ گناہ گار نہیں ہوں گے۔^(۱) کھانا لیٹ ہونے کی وجہ سے لوگ بھوک نہیں بیٹھیں گے، اپنے پیٹ کا کوئی بر انہیں کرتا اور نہ ہی گھنٹے دو گھنٹے میں آدمی مرتا ہے۔ لوگوں کو بھوک زیادہ لگے گی تو کھانا بھی زیادہ اچھا لگے گا اور ٹیکٹ بھی زیادہ آئے گا۔

شادی کے بچے ہوئے کھانے کا کیا کیا جائے؟

باقی رہا بچا ہوا کھانا! تو اگر آپ اس کھانے کے مالک ہیں تو اسے بچے بھی سکتے ہیں، یا کسی غریب، بلکہ امیر کو بھی کھلا سکتے ہیں۔ اگر غریب یا امیر کوئی نہ ملے تو جانوروں کو بھی کھلا سکتے ہیں۔ گائے اور بلی وغیرہ بربانی تو نہیں کھائیں گی، البتہ بلی بوٹی کھاسکتی ہے اور گائے ہو سکتا ہے کہ تندوری روٹی کھائے۔ ایک حل یہ بھی ہے کہ آپ کے پاس تھیلیاں ہوئی چائیں جن میں آپ کھانا بھر کر اڑوں پڑوں میں لوگوں تک پہنچاویں، شادی کا کھانا مزیدار ہوتا ہے اور روز روز کہاں ملتا ہے! لوگ شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے۔ شادیوں میں بچا ہوا کھانا بہت مشکل سے پھینکا جاتا ہو گا، بالز میں کام کرنے والے ویٹر، کار گیر اور مز دور طبقہ افراد ہی آپس میں باٹھ لیتے ہوں گے، ناجائز بھی لے جاتے ہوں تو تعجب نہیں۔ ہمارے ہاں کھانا بچانے کی تربیت نہیں ہوتی، مدارس کے کھانوں، نیازوں، سماجی اداروں اور اجتماعی اعیان کافوں میں بہت کھانا ضائع ہو جاتا ہے، کہیں کوئی کڑھن شاہ تربیت کرتا اور کوشش کرتا ہو تو ہو، لیکن ایسا بھی شاید کروڑوں میں کوئی ایک ہوتا ہو گا۔ کوئی اگر تربیت کرنے والا موجود بھی ہوتا ہے ویٹر وغیرہ نقصان کرنے کے اتنے عادی ہوتے ہیں انہوں نے آنکھ بچا کر نقصان کرنا ہی ہوتا ہے، کیونکہ وہ اتنی محنت کر کے کھانا بچانے کے عادی نہیں ہوتے، بس سب ایک ساتھ جمع کیا، پھیکا اور وہ چلے حالانکہ ایک ایک دانے کا حساب ہے۔ دیگوں میں چاول، دال اور سالن وغیرہ چپکارہ جاتا ہے، یوں ہی گھروں میں بھی پیٹیلوں کے اندر کافی کھانا بچارہ جاتا ہے، لیکن وہ سارا یا تو ڈسٹ بن میں چلا جاتا ہے یاد چلنے میں ضائع ہو جاتا ہے۔

امیر اہل ست کی احتیاط

جب پیالہ ٹیڑھا کر کے سالن نکالنے کے بعد واپس رکھتے ہیں تو شور بہ پیالے کی اندر ورنی دیواروں سے بہتا ہوا پیالے

کے نقش میں جمع ہو جاتا ہے اور بعد میں وہ دھونے میں ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ جو شور بے ضائع ہوا سے کون نکالے گا؟ اسے الیاس قادری نکالے گا۔ جی ہاں! الْحَمْدُ لِلّٰهِ میں پیالے کی دیواروں سے شور بے لینا ہوں، میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ ایک قطرہ، ایک دانہ، بلکہ آدھا یا چوتھائی دانہ بھی ضائع نہ ہو، ذرات تک اٹھانے کی میری عادت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے کھانے میں دیر بھی لگ جاتی ہے۔ جب گھر کے اندر کھانا کھاتا ہوں تو اس کا پورا اہتمام کرتا ہوں۔ البتہ جب عوام کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں تو اس میں بعض اوقات کوتباہی ہو جاتی ہے، کیونکہ سب لوگ دیکھ رہے ہیں اور نماز کا وقت بھی قریب ہوتا ہے۔ پاپے کھاتے ہوئے لوگ اس کے ذرات بہت ضائع کرتے ہیں۔ اچھا بھلا آدمی بھی جب پاپے کھاتا ہے تو چاروں طرف ذرات کی پھوڑ ہوتی ہے اور ذرات بچانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ حتی الامکان پاپے کا کوئی ذرہ ضائع نہ ہو، بل روٹی کا بھی کوئی ذرہ گرے تو پلیٹ میں گرے۔ اگر الگ بھی گر جائے تو ذرات چن لئے جائیں اور پاپے وغیرہ نکلنے کا انداز بھی ایسا ہو کہ ذرات نہ گریں، ورنہ بہت سارے ذرات تو صرف نکالنے میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں (یعنی عموماً) کسی کو پرواہ نہیں ہوتی۔ پھل کھاتے ہوئے اتنا موٹا چھکا اتنا تارتے ہیں کہ کافی سارا کھانے والا حصہ بھی اس میں چلا جاتا ہے۔ پھل کا سریا پوچھ کاٹنے میں بھی بے احتیاطی سے کام لیتے ہیں، حالانکہ وہ تھوڑا ساداغ ہوتا ہے جسے کاٹنے کے چکر میں آس پاس کا بھی کافی حصہ کاٹ ڈالتے ہیں۔ ایسے لوگ آخرت کا حساب کیسے دیں گے!! اگر کافی ہے تو چھری کی نوک سے صرف داغ والا حصہ کاٹیں، یا اگر زیادہ کاٹ لیا ہے تو کھانے والا حصہ کھا کر پھینکنے والا پھینک دیں، لیکن اس کے لئے بھی قدرتی طور پر ذہن ہونا چاہیے اور یہ کسی کسی کا ہو تاہے۔ عام لوگوں کا ایسا ذہن نہیں ہوتا، لیکن اگر کوئی چاہے تو تکلفاً ایسا ذہن بنایا جا سکتا ہے۔ کسی کے سمجھانے سے بھی ذہن بن جاتا ہے۔

کیا آج کے دور میں گوشہ نشینی ممکن ہے؟

سوال: کیا آج کے دور میں گوشہ نشینی ممکن ہے؟

جواب: آج کے دور میں گوشہ نشین ہونا ممکن ہے، لیکن اس میں کافی تفصیل ہے اور اس کے اپنے آداب ہیں۔ ہر آدمی گوشہ نشین نہیں ہو سکتا، خصوصاً وہ علمائے کرام جن کی طرف لوگوں کو محتاجی ہو اور وہ امت کے مسائل حل کرتے ہوں

اور ان کے گوشہ نشین ہونے کی وجہ سے اُمت مشکل میں پڑ جائے گی، کیونکہ اُمت ان سے نفع اٹھا رہی ہے، اس لئے ان کو گوشہ نشین ہونے کی بالکل ممانعت ہو گی۔

سردی میں بیماریوں سے بچنے کا نسخہ

سوال: کوئی ایسی غذاباتی ہے کہا کر ہم سردیوں کے دنوں میں صحت مندرہ سکیں؟ (Facebook کے ذریعے سوال)

جواب: دعوتِ اسلامی کے اشاعقی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”میتھی کے 50 مدنی پھول“^(۱) کے صفحہ نمبر 6 پر ہے: ”سردیوں میں روزانہ کھانے کے بعد پانی سے میتھی دانے چھوٹا چیچ آدھا استعمال کر لینے سے سردیوں کی اکثر بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے۔“ البتہ ہر علاج اپنے طبیب کے مشورے سے کیا جائے، عین ممکن ہے کہ میتھی دانے کسی کی طبیعت کے موافق نہ ہوں۔

کیا جوتوی الٹی پڑی رہنے سے لڑائی ہوتی ہے؟

سوال: سنابے کہ جوتوی الٹی رہے تو گناہ ملتا ہے۔ کیا الٹی جوتوی سیدھی کرنا ضروری ہے؟ (Facebook کے ذریعے سوال)

جواب: استعمالِ واٹی جوتوی اگر الٹی پڑی ہو تو یہ تنگدستی کا ایک سبب ہے۔^(۲) ”دعوتِ اسلامی کے اشاعقی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”101 مدنی پھول“^(۳) کے صفحہ نمبر 9 پر ہے: ”دولت بے زوال“ میں لکھا ہے: اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے، وہ اس کا تخت ہے۔^(۴) استعمالِ واٹی جوتوی الٹی پڑی ہونا گناہ نہیں ہے، بلکہ

۱ ”میتھی کے 50 مدنی پھول“ یہ رسالہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم انعامیہ کی تصنیف ہے جس کے 12 صفحات ہیں۔ اس رسالے میں میتھی کے فوائد، اس کے ذریعے دامنی قبیض اور پیٹ کی بیماریوں کا علاج، گھر اور جوڑوں کے درود کا علاج، منہ کے چھالوں کا علاج اور میتھی کے قہوے کے مدنی پھول اور میتھی کے ذریعے مختلف بیماریوں کے علاج کا طریقہ کار بھی بیان کیا گیا ہے۔ (شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت)

۲ سی بیٹھتی زیور، حصہ چشم، ص ۶۰۱۔

۳ ”101 مدنی پھول“ یہ رسالہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم انعامیہ کی تصنیف ہے جس میں 32 صفحات ہیں۔ اس رسالے میں سلام کے 11 مدنی پھول، ناخن کاٹنے کے 9 مدنی پھول، ہاتھ ملانے کے 14 مدنی پھول، گھر میں آنے جانے کے 12 مدنی پھول، سونے جانے کے 15 مدنی پھول اور دیگر کئی معاملات کے آداب و احکام مدنی پھولوں کی صورت میں موجود ہیں۔ (شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت)

۴ سی بیٹھتی زیور، حصہ چشم، ص ۶۰۲۔

اگر ساری عمر بھی جو تی الٹی پڑی رہے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ ”جو تی الٹی پڑی ہونے سے لڑائی ہو جاتی ہے“ غلط ہے۔

مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں کاٹا جاتا

سوال: اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ ”مؤمن ایک سوراخ سے ایک ہی بارہ سا جاتا ہے؟“ (Facebook کے ذریعے سوال)

جواب: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہُ وَسَلَّمَ کا فرمائی عالیٰ شان ہے: ”مؤمن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں کاٹا جاتا۔“^(۱) اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَرَمَّاَتْ ہیں: جس سوراخ سے ایک بار بچھوٹے کاٹ لیا ہو، اس سوراخ میں دوبارہ انگلی مت ڈالو۔ جس شخص سے ایک بار دھوکا کھالیا ہو، دوبارہ اس کے دھوکے میں نہ آو۔^(۲)

گائے کا بچہ پیدا ہوتے ہی نقیح دینا کیسا؟

سوال: میرا Farming کا چھوٹا سا کام ہے۔ جب گائے بچے دیتی ہے تو کئی Farmer حضرات اسے Sale کر دیتے ہیں، حالانکہ ابھی اس بچے نے اپنی ماں کا پہلا دودھ بھی نہیں پیا ہوتا۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟ (ملی احمد۔ فیصل آباد، پنجاب پاکستان)

جواب: عام طور چھوٹا بچہ جو زر ہو وہ Sale اس لئے کر دیا جاتا ہے کہ وہ بڑا ہو کرنے دو دے گا اور نہ ہی بچے دے گا۔ یہ بچنا جائز ہے۔ البتہ بعض لوگ ایسے جانور پر رحم کھاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایسے جانور کے بیچنے سے تھوڑی بہت تغیری کی صورت بنتی ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کی بھی ایک تعداد ہے جو اسی طرح کے جانور کا گوشت کھانا پسند کرتی ہے، کیونکہ اس کا گوشت حلوان اور بالکل ملائم ہوتا ہے۔ مجرمانہ ذہن کے بعض ہو ٹل چلانے والے لوگ ایسے جانور کی چانپیں بنانکر بکرے کی جگہ اسے چلا دیتے ہیں، کیونکہ چانپ جب بھون لی جائے تو پتا نہیں چلتا کہ بکرے کی ہے یا چھوٹے بچے کی ہے، یہ تو سراہ دھوکا ہے۔ قربانی میں اگر جانور کے پیٹ سے بچے زندہ نکل آئے تو اسے بھی ذبح کیا جائے گا اور اگر مردہ نکل تو

۱.....مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتبین، ص ۱۲۲، حدیث: ۷۹۸۔

۲.....مراقب المناجح، ۶/۱۲۳۔

سچینک دیا جائے گا۔^(۱) جس جانور سے مردہ بچہ نکلا اس کا گوشت پاک ہو گا اور کھانا بھی جائز ہو گا۔

ہیڈ کا نشیبل کا انچارج کو شکایت لگانا کیسا؟

سوال: میں پولیس میں ہیڈ کا نشیبل ہوں۔ میرے دوسرا الات ہیں: (۱) کچھ ملازمان ڈیوٹی پر لیٹ آتے ہیں یا پواستہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، اگر میں ان کو خود کچھ کھوں تو وہ برآمان جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر ان کی بھلائی کی نیت سے میں ان کی شکایت انچارج سے کر دوں تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲) دوسرا سوال یہ ہے کہ چیزیں بچنے والے پولیس ہونے کی وجہ سے ہمیں کھانے کے لئے چیزیں دے دیتے ہیں۔ ان چیزوں کو کھانے کا کیا حکم ہو گا؟

(محبوب احمد۔ تحصیل خان پور، ضلع رحیم یار خان، پاکستان)

جواب: (۱) اگر ملازمین برآمدتے ہیں تو بھلے مانیں۔ اگر آپ شریعت اور قانون کے دائرے میں رہ کر ان کی اصلاح کر سکتے ہیں اور وہ آپ کے ماتحت بھی ہیں تو آپ کو ہی ان کی اصلاح کرنی چاہیے۔ البتہ اگر آپ ان کی اصلاح کرنے میں ناکامی کا شکار ہوں تو پھر انچارج کو شکایت کی جاسکتی ہے، لیکن اس میں نیت یہی ہو کہ میں ان کی اصلاح کے لئے ایسا کر رہا ہوں۔ جیسے اگر کسی کا بینا کچھ گڑبرڑ کرے اور غلط کام کرے تو اس کے باپ کو اس لئے بتانا کہ وہ اپنے بیٹے کی اصلاح کرے اور اسے سمجھائے، یہ جائز ہے۔^(۲)

(۲) آپ نے جو صورت بتائی کہ وہ آپ کو پولیس ہونے کی وجہ سے چیزیں کھانے کے لئے دیتے ہیں تو یہ رشوت ہے، کیونکہ وہ آپ سے بچنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اگر آپ گھر بیٹھتے تو کوئی نہ کھلاتا۔ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضان سنت“^(۳) جلد اول کے صفحے نمبر 540 تا 541 پر ہے: اس میں کوئی شک نہیں کہ تخفہ قبول

① بہار شریعت، ۳، ۳۳۸، حصہ: ۱۵۔

② بہار شریعت، ۳، ۵۳۳، حصہ: ۱۶۔

③ ”فیضان سنت“ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی شاندار تصنیف ہے جس کے 1548 صفحات ہیں۔ اس کتاب میں چار ابواب ہیں: (۱) فیضان بسم اللہ۔ (۲) آداب طعام۔ (۳) پیٹ کا قفل مدینہ۔ (۴) فیضان رمضان۔ اس کے علاوہ کافی دلچسپ مواد موجود ہے، نیز اس کتاب کے ہر باب کو الگ سے بھی شائع کیا گیا ہے۔ (شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت)

کرناسست ہے، مگر یاد رہے کہ تحفہ لینے دینے کی مختلف صورتیں ہیں، ہر تحفہ قبول کرنا ہرگز سست نہیں۔ حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”صحیح بخاری“ میں باقاعدہ ایک باب باندھا ہے جس کا نام ہے: ”بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبِلِ الْهُدَى لِعِلَّةٍ“ یعنی ”اُس شخص کے بارے میں باب جس نے کسی وجہ سے تحفہ قبول نہ کیا۔“ اس باب میں حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق کی (یعنی ابتدائے سند سے راوی کو ساقط کر کے حدیث بیان کی کہ) حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”سُرْكَارِ دُوْلَمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْ طَاهِرِيْ حَيَاةً طَاهِرِيْ مِنْ تَوْحِيدٍ، تَحْفَهُ هِيَ تَحْمِلُ آجَ كُلَّ رِشْوَتٍ“ ہے۔^(۱) اس روایت کی شرح کرتے ہوئے حضرت علامہ بدرا الدین عین حلقہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا فرات بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو سیب کھانے کی خواہش ہوئی مگر گھر میں کوئی ایسی چیز نہ ملی جس کے بدلتے سیب خرید سکیں۔ چنانچہ ہم ان کے ساتھ شوار ہو کر نکلے۔ دیہات کی جانب کچھ لڑکے ملے جھنوں نے سیبوں کے طلاق (تحفہ پیش کرنے کیلئے) اٹھائے ہوئے تھے۔ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طلاق اٹھا کر سونگھا اور پھر واپس کر دیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں عرض کی تو فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں۔ میں نے عرض کی: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیدنا صدیق اکبر اور حضرت سیدنا عمر فاروق عظم رضی اللہ عنہما تحفہ قبول نہیں فرمایا کرتے تھے؟ ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ ان کے لئے تحائف ہی تھے، مگر ان کے بعد کے عمال (یعنی حکام یا ان کے نمائندوں) کے لئے رشوت ہیں۔^(۲) یعنی وہ تو مخلصین کا دور تھا، صحابہ گرام سارے عادل اور اللہ پاک کے نیک بندے تھے، لیکن اب وہ حالت نہیں ہے، حالانکہ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز خود تابعی بزرگ ہیں۔

آج کل لوگ پولیس والوں یا افسران کو بلا وجہ تحفہ نہیں دیتے، بلکہ مطلب اور کام نکلوانے کے لئے دینے ہیں اور ان کی خصوصی دعوت کرتے ہیں، ایسی دعوت کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی رشتہ دار ہے جو پہلے بھی دعوت کرتا

① بخاری، کتاب الہبۃ وفضلہا و التحریف علیہا، باب من لم یقبل الهدیۃ لعلة، ۱۷۲/۲۔

② عمدة القاری، کتاب الہبۃ وفضلہا و التحریف علیہا، باب من لم یقبل الهدیۃ لعلة، ۳۱۸/۹۔

تحا اور اب بھی دعوت پر بلارہا ہے تو اس میں حرج نہیں۔ لیکن اس میں بھی مسائل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً پہلے اتنی ڈشیں نہیں ہوتی تھیں، مگر اب ڈشیں بڑھ گئی ہیں تو یہ مظہر تہمت کی جگہ بنے گی اور اس سے بچنا ہو گا۔ البتہ اگر ڈشیں بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے رشتہ دار کے پاس اتنا مال نہیں تھا، لیکن اب وہ مال دار ہو گیا ہے اور اس نے ڈشیں بڑھادی ہیں تو پھر کوئی حرج نہیں۔ اگر کوئی پہلے بھی تحفے تھائے دیتا تھا اور اب بھی دے رہا ہے تو لے سکتا ہے، لیکن اگر اس کا کوئی کام اٹکا ہوا ہے، یا اس کا کوئی مقدمہ درج ہے، اس لئے دے رہا ہے تو پھر اس میں بھی مسائل ہوں گے۔ جتنے بھی عہدے دار، قہر و تسلط رکھنے والے، Ministers، SHO، MNA، MPA اور افسران وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب خطرے میں چل رہے ہوتے ہیں، انہیں خوب تحفے ملتے ہیں اور یہ سب کی دعوتیں کھار ہے ہوتے ہیں، حالانکہ انہیں تحفے تھائے اور خصوصی دعوتیں قبول نہیں کرنی چاہئیں، کیونکہ یہ سب اس لئے ہے کہ آپ کے پاس عہدہ ہے۔ اگر آپ ابھی استغفار دے دیں تو یہ آپ کو پانی بھی نہیں پوچھیں گے اور نہ ہی گلی سے نکلتے ہوئے Salute کریں گے۔ یہ سب دنیا داری ہے، تاکہ آپ کو یہ سب اچھا لگے اور کل کو کوئی کام پڑے تو آپ مُرُوت میں ان کا کام کروادیں، یا اگر کوئی جرم ہو جائے تو ان کو بچائیں۔ اگر کوئی عمومی دعوت کا دعوت نامہ دیتا ہے تو ماہ جا سکتے ہیں، مثلاً گھر میں شادی کی تقریب ہے اور سب کو کارڈ دیا ہے تو آپ کو بھی دے دیا، ایسی صورت میں جانے کی اجازت ہے، لیکن اگر دعوت خصوصی ہو کہ آپ آئیں تو دعوت ہے، ورنہ دعوت نہیں ہے، تو ایسی دعوت میں جانا جائز نہیں ہے۔ عمومی دعوت میں شرکت کرنے میں بھی مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے، وہ یوں کہ لوگوں کے لئے ایک یادو یا سادہ ڈشیں ہوں، لیکن آپ کی ڈشیں مختلف اور ان سے زیادہ ہوں، یادگیر لوگوں کو روکھا سوکھا پکڑا کر ٹرخادیا ہو اور آپ کے لئے مال ہی مال آ رہا ہو، دوسرا لے لوگوں کو پانی بھی مشکل سے مل رہا ہو اور آپ کے لئے راستے اور بڑی بڑی بوٹیاں آ رہی ہوں تو یہ صورتیں بھی رشتہ کے زمرے میں آئیں گی۔ آج بھلے یہ بولی چبانے میں اٹک نہیں رہی، لیکن مرنے کے بعد اٹک جائیں گی۔

ہمارے ایک سند گی Speaking مبلغ ماشاء اللہ، بہت نیک اور بھولے بھالے آدمی تھے، وہ مجھے آج تک یاد ہیں۔ وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں تھے اور ان کی پوسٹ یہ تھی کہ ان کے سائنس ہونے کے بعد اسکے کالائنسس ایشو ہوتا تھا۔ وہ مجھے

باتے تھے کہ ”میں سائنس کروانے کے لئے آنے والوں کی چائے بھی نہیں پیتا۔“ ظاہر ہے کہ وہ چائے اسی لئے پلاتے ہیں تاکہ میں سائنس کر دوں۔ کوئی کوئی ایسا ہوتا ہے جو اتنا محظاٹ ہو، ورنہ نفس کوئی نہ کوئی حیلہ سمجھا ہی دیتا ہے کہ ”بے چارہ محبت سے دے رہا ہے۔“ اگر اسے اتنی ہی محبت ہے تو استغفی دے کر دیکھ، سیٹ سے اتر، وزارت چھوڑ، پھر معلوم ہو گا کہ پانی بھی پلاتا ہے یا نہیں! آج یہ ملائی والی چائے پلا کر تیری ملائی نکال رہا ہے۔ نہ جانے لوگوں کو کیوں سمجھ نہیں آتی کہ ان دعوتوں اور تحفوں کے مقاصد اور ہوتے ہیں، یا سمجھ آتی ہے، لیکن اس کے باوجود کھارہ ہے ہوتے ہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں انہیں توبہ بھی کرنی ہوگی اور آئندہ پچنا بھی ہو گا، نیز جن جن سے جتنی جتنی رشوت لی وہ انہیں واپس بھی کرنی ہوگی۔ ایک اسلامی بھائی تھا وہ افسر بن گیا تھا، میں نے ایک مرتبہ اسے یہ مسائل بتائے تھے تو وہ چونک گیا تھا اور اس نے اگلی ملاقات میں مجھے بتایا تھا کہ میں نے پیسے لینا بند کر دیا ہے، لیکن لوگ پھر بھی گھر میں پیسے وغیرہ پھینک کر چلے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی اسی لئے کیا جاتا تھا کہ وہ افسر تھا، ورنہ اور ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں کہ کوئی یوں مال پچھاوار کرے گا!

ہمارے جو دعویٰت اسلامی کے بڑے ذمہ داران ہیں انہیں بھی اپنے ماتحتوں سے تخفہ وغیرہ نہیں لینا چاہیے، کیونکہ کبھی اس ماتحت کو کوئی کام پڑ سکتا ہے، یا وہ کوئی گڑ بڑ کر کے مسئلہ کھڑا کر سکتا ہے، ایسی صورت میں اس کے تحفوں کی وجہ سے بڑا ذمہ دار اس پر ڈھکن رکھ سکتا ہے اور قانونی یا تنظیمی کارروائی سے اس کو بچا سکتا ہے۔ البتہ بڑا ذمہ دار اپنے ماتحت کو تخفہ دے سکتا ہے۔ ہاں! اگر ماتحت اپنے ذمہ دار کو کوئی نقش نعل پاک کا کارڈ یا کوئی رسالہ تخفہ میں دیتا ہے تو وہ الگ بات ہے۔ اگر کوئی ذمہ دار کسی شہر میں جاتا ہے اور وہاں کے عام لوگ جو اہل محبت ہوتے ہیں اور ماتحت نہیں ہوتے، بلکہ ان میں ایک تعداد ہوتی ہے جو اجتماع میں بھی نہیں آتی وہ اگر عرف کے مطابق اس کی مہمان نوازی کرتے ہیں یا محبت سے تخفہ تھائے دیتے ہیں تو وہ لینا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لئے ”فیضان سنت“ جلد اول⁽¹⁾ کا مطالعہ کریں، اس میں اس حوالے سے مضمون موجود ہے کہ کون سی چیز کب رشوت ہے اور کب رشوت نہیں ہے۔ اللہ کریم ہمیں حق حلال کمانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

1 فیضان سنت، ص 554 تا 540۔

نماز میں چھینک کا جواب دینا کیسا؟

سوال: جب ہمیں چھینک آتی ہے تو ہم اللہ کہتے ہیں۔ اگر نماز کے دوران چھینک آجائے اور ہم اللہ کہہ دیں تو نماز باقی رہے گی یا ٹوٹ جائے گی؟

جواب: بہار شریعت^(۱) میں ہے: ”کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یہ حکم اللہ کہا، نماز فاسد ہو گئی (یعنی ٹوٹ گئی) اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے یہ حکم اللہ کہا، تو نماز فاسد نہ ہوئی (یعنی نہ ٹوٹی) اور کسی اور کو چھینک آئی اس مصلیٰ (یعنی نماز پڑھنے والے) نے الحمد للہ کہا، نمازنہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا تو جاتی رہی۔ نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یہ حکم اللہ کہا اور اس (یعنی نماز پڑھنے والے) نے جواب میں کہا ”آمین“ نماز فاسد ہو گئی (یعنی ٹوٹ گئی)۔ نماز میں چھینک آئے تو عکوت کرے (یعنی چپ رہے) اور الحمد للہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔“^(۲)

فقیر کو دینے کے لئے پیے نکالے، لیکن وہ چلا گیا تو کیا کریں؟

سوال: اگر کوئی بھیگ مانگنے آئے اور دینے والا جب تک پیے نکالے فقیر چلا جائے تو ان پیسوں کا کیا کرنا چاہیے۔

جواب: آپ ہی ان پیسوں کے مالک ہیں اور اس رقم کو آپ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔
کیا زلیخا جنت میں بوڑھی ہو کر جائے گی؟

سوال: ہم نے سنا ہے کہ زلیخا بوڑھی ہو کر جنت میں جائے گی۔ کیا یہ صحیح بات ہے؟

جواب: زلیخا پہلے مسلمان نہیں تھی، لیکن بعد میں بڑھاپے میں پہنچ کر مسلمان ہو گئی تھی۔ زلیخا کو حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام سے عشق تھا، لیکن آپ علیہ السلام کو زلیخا سے عشق نہیں تھا۔ جو لوگ نَعُوذُ بِاللّٰهِ! آپ علیہ السلام کو عشق

۱ ”بہار شریعت“ حضرت مولانا مفتی محمد احمد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی شاندار تصنیف ہے۔ اس کتاب میں عقائد، طہارت، عبادات، معاملات اور روز مرہ کے عام مسائل شامل ہیں۔ دعوت اسلامی کے شعبہ تصنیف و تالیف ”النَّبِيَّةُ الْعَلِيَّةُ“ کے مدنی علمانے سالوں منت کر کے اس کی تحریک کی ہے اور مکتبۃ المدینہ نے اسے بہت خوبصورت انداز میں 6 جلدوں میں شائع کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت)

۲ بہار شریعت، ۱، ۶۰۵، حصہ: ۳۔

مجازی میں مبتلا بتاتے ہیں وہ نبی کی توہین کرتے ہیں اور نبی کی توہین کرنا کفر ہے۔^(۱) نبی ایسا کام نہیں کرتے۔ عشق صرف زیلخا کی طرف سے تھا اور One Sided (یعنی ایک طرف) تھا۔ زیلخا بوڑھی ہو گئی تھی اور اس کا حسن و جمال بھی چلا گیا تھا، لیکن بعد میں وہ مسلمان ہوئی، اس کا آپ عَلَيْهِ السَّلَامَ سے نکاح ہوا اور اس کا حسن و جمال بھی لوٹ آیا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“^(۲) کے اندر اس کی تفصیلی حکایت موجود ہے۔^(۳) رہایہ سوال کہ جنت میں زیلخا بوڑھی ہو کر جائے گی تو یہ بات صحیح نہیں ہے، کیونکہ جنت میں سب جوان ہوں گے،^(۴) یہاں تک کہ ایک دن کا بچہ بھی اگر جنت میں جائے گا وہ بھی جوان ہو گا اور 100 سال کا بوڑھا جنت میں جائے گا۔

۱ بہار شریعت، ۱/۷۲، حصہ: ۱۔

۲ ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ یہ کتاب امیر اہل سنت ڈاکٹر یوسف علیہ اللہ عنہ کی تصنیف ہے جس کے 397 صفحات ہیں۔ اس کتاب میں سوال و جواب کی صورت میں ان چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے: عورت کا کس کس سے پرداہ ہے؟ شوہر باہر نہ نکلنے دے تو۔؟ چادر اور چارڈ پواری کی تعلیم کس نے دی؟ شادی کی عمر تکی ہونی چاہیے؟ وغیرہ۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

۳ زیلخا ایک مغربی بادشاہ طیبوس کی انجمنی خوبصورت شہزادی تھی۔ فورس کی عمر میں اس نے جب خواب میں پہلی بار حضرت سیدنا یاوسُف عَلَيْهِ السَّلَامَ کا دیدار کیا تو اسی وقت آپ کی دیوانی ہو گئی۔ حسن یوسف کی بھی کیا بات ہے! جب آپ عَلَيْهِ السَّلَامَ کو بازارِ مصر میں لایا کیا تو اللہ نے حقیقت حسن یوسف سے پرداہ اٹھا دیا، لوگ دیدار کے لئے بے قرار ہو کر دوڑ پڑے۔ زیلخا جو کہ بُت پرست تھی اُس نے آپ عَلَيْهِ السَّلَامَ کو پانے کے لئے بُت جتن کے حُلُّ کے غرو زمان کے سب بوڑھی اور اندھی ہو گئی۔ جب حضرت سیدنا یعقوب عَلَيْهِ السَّلَامَ مصر تشریف لائے تو حضرت سیدنا یاوسُف عَلَيْهِ السَّلَامَ اپنے لشکروں سمیت استقبال کے لئے نکلے۔ زیلخا بھی ایک عورت کا ہاتھ پکڑے راہ میں کھڑی تھی اور اُس سے کہہ رکھا تھا جوں ہی آپ عَلَيْهِ السَّلَامَ گزریں مجھے خبر کر دینا۔ اُس نے جب خبر دی تو زیلخا نے آپ عَلَيْهِ السَّلَامَ کو پکارا۔ مگر آپ کی توبہ شریف نہ گئی۔ اُسی وقت حضرت سیدنا جابر بن علی امین عَلَيْهِ السَّلَامَ آئے اور آپ عَلَيْهِ السَّلَامَ کی شواری کے خپڑ کی لگام تھام کر کہا: اُتریے اور اس عورت کو جواب دیجئے۔ آپ نے اُتر کر اُس سے استیقار فرمایا: تُو کون ہے؟ زیلخا نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور کہنے لگی: میں وہی زیلخا ہوں جس نے اپنے تن من سے تیری خدمت کی۔ آپ نے بگلم رُث العیز زیلخا سے اُس کی حاجت دریافت کی، اُس نے نکاح کا مطالعہ کیا۔ فرمایا: میں تجھ کافر ہے سے کیسے نکاح کر سکتا ہوں! اللہ کی شان دیکھئے! حضرت سیدنا جابر بن علی امین عَلَيْهِ السَّلَامَ نے زیلخا کو چھو توکی ہوا شباب (یعنی جوانی) اور بے مثال حسن و جمال لوٹ آیا، بُت پرستی سے توہہ کر کے وہ مومنہ ہو گئیں۔ حضرت سیدنا یعقوب عَلَيْهِ السَّلَامَ نے حضرت سیدنا یاوسُف عَلَيْهِ السَّلَامَ سے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ کہتے ہیں، حضرت سیدنا یعقوب عَلَيْهِ السَّلَامَ لانے کے بعد جب حضرت سیدنا یاوسُف عَلَيْهِ السَّلَامَ کی زوجت میں داخل ہو گئی تو ان کا بھنی میلان دب گیا اور وہ عبادت و ریاضت میں اس قدر مشغول ہو گئیں کہ بُت بڑی عابدہ اور زادہ بن گئیں۔ ایک روایت کے مطابق وہ آپ کی خدمتِ سرپا عظمت میں 73 برس رہیں اور ان کے بطن سے 11 لڑکے پیدا ہوئے۔

(تفسیر سورہ یوسف مترجم، ص ۱۸۲، ۹۶، ۹۳، ۲۳۹، ۲۳۷)

۴ مرآۃ المنارج، ۸/۳۸۵۔

وہ بھی جوان ہو گا۔ سب جتنی 30 سال کے معلوم ہوں گے۔^(۱)

نماز میں بچوں کا دل لگانے کا طریقہ

سوال: ہمیں ایسا کیا کرنا چاہیے کہ چھوٹے بچوں کا دل نماز میں لگ جائے اور وہ شوق سے نماز پڑھیں؟

(آئش ریاسے جرم من زبان میں کئے گئے ویدیو سوال کا اردو ترجمہ)

جواب: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے کتبیۃ المدینہ کی کتاب ”فیضان نماز“^(۲) میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ”ایک بزرگ بچوں کو کہتے تھے: جو نماز پڑھنے گا اس کو اخروث دوں گا۔ اس طرح بچے نماز پڑھتے تھے۔ کسی نے اس پر کچھ کہا تو آپ نے فرمایا: میر اتو اخروث ہی جائے گا، لیکن اس بہانے اگر بچہ نمازی بن جاتا ہے تو یہ بہت بڑا نفع ہے۔“^(۳) بچے کو تخفہ وغیرہ دے کر نماز کا عادی بنایا جائے تو مدینہ مدینہ۔ مزید یہ کہ بچوں کو نمازی بننے کا بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنی ہو سکیں گھر پر نفل نمازیں پڑھیں، تاکہ دیکھ دیکھ کر بچوں کو بھی نماز کی عادت پڑے، جیسا کہ حضرت سید ناسیم بن حبیر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اپنے اس بچے کی وجہ سے کثرت سے گھر میں نفل نماز پڑھتا ہوں۔ حضرت سید ناہشام رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ تھی کہ بچے میں نماز کی رغبت پیدا ہو۔^(۴)



۱..... مرآۃ المناجح، ۸/ ۳۸۵۔

۲..... ”فیضان نماز“ یہ کتاب امیر اہل سنت دامت برکاتہم لله علیہ کی ماہنگ تصنیف ”فیضان سنت“ جلد سوم کا ایک باب ہے جس کے 600 صفحات ہیں۔ اس کتاب میں نماز پڑھنے کے ثوابات، پانچ نمازوں کے فضائل، جماعت کے فضائل مسجد کے فضائل، سجدے کے فضائل، خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل، نماز پڑھنے کے عذابات، عاشقان نماز کی 86 حکایات اور نماز کے متعلق بہت سے مسائل اور احکامات کو بیان کیا گیا ہے۔ (شبہ ملفوظات امیر اہل سنت)

۳..... حضرت سید ناہشام رحمة اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سید ناہشام رحمة اللہ علیہ اپنے محلے کی مسجد میں مؤذن تھے۔ آپ بچوں کو کہا کرتے: ”بچو! چلو نماز پڑھو، میں تمہیں اخروث دوں گا۔“ بچے آکر نماز پڑھتے پھر آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے۔ ہم نے ان سے کہا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: اس میں میر اکیا جاتا ہے کہ میں ان کے لئے پانچ در ہم کے اخروث خریدوں اور وہ نماز کے عادی بن جائیں۔

(حلیۃ الاولیاء، زبید بن الحارث الایانی، ۵/۵، رقم: ۲۲۰۔ اللہ والوں کی باتیں (متترجم)، ۵/۲۱)

۴..... حلیۃ الاولیاء، سعید بن حبیر، ۳۰۹، رقم: ۵۶۵۹۔ اللہ والوں کی باتیں (متترجم)، ۲/۳۸۷۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
16	سخاوت کا تعلق مال سے ہے یادل سے؟	1	ڈڑود شریف کی فضیلت
17	کیٹر نگ والے کا جلدی کا وعدہ کر کے دیر سے کھانا پہنچا کیسا؟	1	آچانک موت، نعمت یا عبرت؟
18	شادی کے بچے ہوئے کھانے کا کیا کیا جائے؟	2	نماز میں ناک صاف کرنا کیسا؟
18	امیر اہل سنت کی احتیاط	3	کیا نکاح اور ولیدہ ایک ساتھ ہو سکتا ہے؟
19	کیا آج کے دور میں گوشہ شینی ممکن ہے؟	3	قضانماز میں ایک ہتھی صورت کی تکرار کرنا کیسا؟
20	سردی میں بیماریوں سے بچنے کا نسخہ	4	گھر آئے پر ائے بر تن استعمال کرنا کیسا؟
20	کیا بخوبی الٹی پڑی رہنے سے لڑائی ہوتی ہے؟	5	لے پاک بچے کا عقیقہ کرنا کیسا؟
21	مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں کاثا جاتا	5	بُر قعے کا نذر اڑانا کیسا؟
21	گائے کا بچہ پیدا ہوتے ہی بچ دینا کیسا؟	7	دل میں نرمی کیسے پیدا ہو؟
22	ہمیڈ کا نشیبل کا انچارج کو شکایت لگانا کیسا؟	9	ٹھیلے والے سے پوچھے بغیر کیلا کھالنا کیسا؟
26	نمaz میں چھینک کا جواب دینا کیسا؟	12	پھل خریدتے ہوئے چکھنا کیسا؟
26	نقیر کو دینے کے لئے پیسے نکالے، لیکن وہ چلا گیا تو کیا کریں؟	13	کیا جن پیر ہو سکتا ہے؟
26	کیا زیجا جنت میں بوڑھی ہو کر جائے گی؟	14	قبر میں مردے کے نیچے چٹائی بچھانا کیسا؟
28	نمaz میں پتوں کا دل لگانے کا طریقہ	14	جان کا صدقہ کس چیز سے دیا جائے؟
*	***	15	صدقة کے ذریعے مریضوں کا علاج



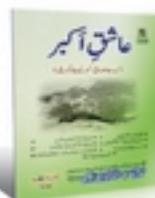
ماخذ و مراجع

كتاب کاتام	قرآن مجید	كلام الہی	مصنف / مؤلف / متوفی	طبعات
كتاب کاتام	قرآن مجید	كلام الہی	مصنف / مؤلف / متوفی	****
بخاری	بخاری	امام ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمية بيروت ١٣١٩ھ	طبعات
مسلم	مسلم	ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیري التیاسیوری، متوفی ٢١٢ھ	دارالکتاب العربي بيروت ١٣٢٧ھ	طبعات
ترمذی	ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دارالفکر بيروت ١٣١٣ھ	طبعات
مسند امام احمد	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ٢٦٢ھ	دارالفکر بيروت ١٣١٣ھ	طبعات
معجم کبیر	معجم کبیر	ابوالقاسم سليمان بن احمد الطبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	داراحیاء التراث العربي ١٣٢٢ھ	طبعات
شعب الایمان	شعب الایمان	ابوکعب احمد بن حسین بن علی بیهقی، متوفی ٣٥٨ھ	دارالکتب العلمية بيروت ١٣٢١ھ	طبعات
ان حبان	ان حبان	الحافظ محمد بن حبان، متوفی ٣٥٢ھ	دارالکتب العلمية بيروت	طبعات
مسند درک	مسند درک	محمد بن عبد الله ابو عبد الله الجامی الشیعی بیرونی، متوفی ٣٠٥ھ	دارالعرفة بيروت	طبعات
تاریخ ابن عساکر	تاریخ ابن عساکر	ابوالقاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ٤٧٥ھ	دارالفکر بيروت	طبعات
حلیۃ الاولیاء	حلیۃ الاولیاء	ابو قاسم احمد بن عبد الله الصفہانی، متوفی ٣٣٠ھ	دارالکتب العلمية بيروت	طبعات
الله والولوں کی باتیں (متترجم)	الله والولوں کی باتیں (متترجم)	ابو قاسم احمد بن عبد الله الصفہانی، متوفی ٣٣٠ھ	مکتبۃ المدیۃ کراچی	طبعات
فہرست الباری	فہرست الباری	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ٨٥٢ھ	دارالکتب العلمية بيروت ١٣٢٥ھ	طبعات
حصہ الفاری	حصہ الفاری	علامہ بد الرین ابو محمد محمد جعوب بن احمد العینی، متوفی ٨٥٥ھ	دارالفکر بيروت	طبعات
مرقاۃ الحفایح	مرقاۃ الحفایح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی القاری، متوفی ١٤١٢ھ	دارالفکر بيروت ١٣١٣ھ	طبعات
مراۃ المذاجح	مراۃ المذاجح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان لیمی، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن پیلی کیشنزلہ ہور	طبعات
دریخنا	دریخنا	علاء الدین محمد بن علی حکفی، متوفی ١٤٠٨ھ	دارالعرفة بيروت ١٣٢٣ھ	طبعات
ردا المحار	ردا المحار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ١٤٢٥ھ	دارالعرفة بيروت ١٣٢٠ھ	طبعات
حاشیۃ طھطاوی علی مراتی الفلاح	حاشیۃ طھطاوی علی مراتی الفلاح	احمد بن محمد بن اسماعیل طھطاوی حنفی، متوفی ١٤٣١ھ	دارالکتب العلمية بيروت	طبعات
فتاوی رضویہ	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٣٠ھ	رضافاؤنڈیشن لاہور ١٤٢٢ھ	طبعات
بہار شریعت	بہار شریعت	مفتی محمد احمد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدیۃ کراچی ١٤٢٩ھ	طبعات
تاریخ الخلفاء	تاریخ الخلفاء	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ٩١١ھ	کراچی	طبعات
قرۃ العيون	قرۃ العيون	امام ابوالیث سرقذی، متوفی ٣٧٣ھ	داراحیاء التراث العربي ١٣١٦ھ	طبعات
احیاء العلوم	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٥٠ھ	دار صادر بيروت ١٣٢٠ھ	طبعات
احیاء العلوم (متترجم)	احیاء العلوم (متترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٥٠ھ	مکتبۃ المدیۃ کراچی ١٤٣٣ھ	طبعات
مکاشفة القلوب	مکاشفة القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٥٠ھ	دارالکتب العلمية بيروت	طبعات
منہاج العابدین	منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٥٠ھ	دارالکتب العلمية بيروت	طبعات
گلستان سعدی	گلستان سعدی	شیخ سعدی شیرازی	انتشارات عالمگیر کتابخانہ ایران	طبعات
الفوانیہ البیہقیہ	الفوانیہ البیہقیہ	شیخ عبدالحکیم کاشمی، متوفی ٣٠٣ھ	ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ	طبعات
تفسیر سورہ یوسف (متترجم)	تفسیر سورہ یوسف (متترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ٥٥٠ھ	تفسیر نور اکیڈمی	طبعات
سن بیہقی زیور	سن بیہقی زیور	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی، متوفی ١٣٠٥ھ	فرید بک سال لاهور	طبعات

نیک تہذیب بنے کیلئے

ہر چھر اس بعد تہذیب مغرب آپ کے بیان ہونے والے دعویٰ اسلامی کے بہت وارثتوں بھرے اجتماع میں رضاۓ الہی کے لیے اپنی اپنی بیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے۔ وہ سوتون کی ترتیب کے لیے مذکون قافلے میں عاشقان رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور یہ روزاں ”غور و فکر“ کے ذریعے مذکون اتحادات کا بر سالہ پر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے بیان کے ذمے دار کو پخت کروانے کا معمول ہے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مذکون اتحادات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذکون قافلہ“ میں سفر کرتا ہے۔ ان شاء اللہ۔



ISBN 978-969-631-642-8



0125728



فیضان ندیہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net